ASSIGNMENT NO 2

Day: Date: / /

سوال: عصر حاضر میں امت مسلمہ کو کونسے مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل بیان کریں۔

جواب: عالم اسلام پچاس سے زائد آزاد اسلامی ممالک پر مشتمل ہے جن کی آبادی کی تقریباً ڈیڑھ سو ارب ہے گویا دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے مسلمان دنیا کے تمام براعظموں میں آباد ہیں اسلامی ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے شمار وسائل ہیں۔ وہ بہترین افرادی قوت کے مالک ہیں جن کے پاس علم و دینی سرمایہ کی کمی نہیں ہے۔ اسلامی دنیا زرعی پیداوار، قیمتی معدنیات اور معاشی دولت سے مالا مال ہے جغرافیائی لحاظ سے دنیا کے اہم ترین علاقے ان کے پاس ہیں وہ دنیا کے انتہائی اہم زمینی، سمندری اور ہوائی راستوں کے مالک ہیں۔ اس طرح عالم اسلام کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ ہے وہ ہر لحاظ سے خود کفیل ہے ان سب وسائل کے باوجود اسلامی دنیا میں اتحاد، منصوبہ بندی اور تعاون کی کمی ہے وہ اپنے وسائل کو نہ تو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قابل ہیں نہ ہی موجودہ دنیا اور جدید دور میں کوئی موثر اہم کردار کرنے کے لائق ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ متعدد مسائل اور مشکلات کا شکار ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

علمی تشخص اور اتحاد امت کا مسئلہ:

امت مسلمہ برسوں کی مغربی غلامی سے اپنا ملی تشخص کھو چکی ہے احساس کمتری میں مبتلا ہو گئی ہے اور اسلام کی فوقیت اور حقانیت پر ایمان کمزور ہو گیا ہے پچھلی صدی میں کو مسلمان ممالک نے ایک ایک کرکے مغربی سامراج سے آزادی تو حاصل کر لی لیکن ذہنی غلامی میں تاحال مبتلا ہے خاص طور پر مسلمان کا حکمران طبقہ منافقت کا شکار ہے یہ طبقہ زبانی طور پر تو اسلام اور اسلامی نظام کی رٹ لگاتا ہے لیکن ذہنی طور پر اسلام کی فوقیت اور حقانیت کا قائل نہیں بلکہ حیلے بہانے سے اسلام سے فرار کی راہ اختیار کرنا چاہتا ہے بلکہ اسلامی ممالک میں اسلام کے

Date: / /

کے عملی نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی حکمران طبقہ ہے جو امریکی اور یورپ کی ظاہری چمک دمک سے متاثر اور مادی ترقی سے مرعوب ہے۔ یہ مغرب کی اندھا دھند تقلید کو ہی قابل فخر خیال کرتا ہے۔

یہی طبقہ مغرب کی خوبیوں مثلاً دیانت، امانت، حب الوطنی اور خدمت خلق کو تو اپناتا نہیں بلکہ مغربی ثقافت، معاشرت، نظام تعلیم، عریانی اور فحاشی کو مسلمان ملکوں میں رائج کر کے اسلامی ملکی تشخص کو تباہ کر رہا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اہل مغرب کی خوبیوں کو بھی نہ اپنائیں

عربی زبان کا ایک مشہور مقولہ ہے:

"یعنی صاف ستھری چیزوں کو لے اور گندی چیزوں کو ترک کر دے۔"

حل:

اول تو مسلمان ممالک میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے اور اسلام کو ایک غالب قوت کے طور پر عملاً نافذ کیا جائے۔ مغرب سے مرعوب ہونا اور ان کی اندھا دھند تقلید ترک کی جائے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اہل مغرب کی خوبیوں کو بھی نہ اپنائیں۔

رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی جس کا مفہوم یہ ہے۔

"حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے جہاں سے بھی ملے وہ اسے لے کیونکہ وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔"

لہذا اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمیں اہل یورپ کی فحاشی، عریانی اور بے حیائی کی عادات و اطوار سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے مگر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں صرف ان کی پیروی بلکہ ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

Yousaf

Date: / /

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔

"اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔"

سیاسی مسائل:

سیاسی لحاظ سے عالم اسلام دو قسم کے مشکلات سے دو چار ہے اولاً عالم اسلام مختلف حصوں میں تقسیم ہے اسلامی ممالک میں وحدت یکجہتی اور اتحاد کا فقدان ہے۔ اور بوقت ضرورت کوئی موثر موقف اختیار کرنے سے قاصر ہیں۔

اسلامی ملک مستحکم سیاسی نظام سے محروم ہے۔ پہلی جنگ عظیم تک عالم اسلامی ایک سیاسی وحدت تھا۔ خلافت عثمانیہ کے نام سے مسلمان کی ایک وسیع اور عظیم مملکت موجود تھی جس میں ترکی، مصر، مشرقی وسطی اور افریقہ کے مسلم ممالک شامل تھے۔ جنگ عظیم کے بعد خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر کے اسے متعدد خود مختار ریاستوں میں تقسیم اور کمزور کر دیا گیا۔

دوسری طرف اسلامی ملک میں غیر اسلامی نظام، ڈکٹیٹرشپ، نام نہاد مغربی جمہوری یا بادشاہت اور سوشلزم رائج ہیں عوام الناس کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے عوام کو امور مملکت میں کوئی دخل حاصل نہیں۔

حل:

ان مسائل کا حل اسلام کی سیاسی تعلیمات کے نفاذ میں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا اخوت، مساوات اور عدل و انصاف پر مبنی سیاسی نظام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے:

اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے۔

Yousaf

CamScanner

Day: Date: / /

علاوہ ازیں عالم اسلام کا اتحاد اور یک جہتی وقت کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی اخوت کو رواج دیا جائے۔
حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت عدل و انصاف، فلاحی ریاست اور عوامی خدمت کی سنہری مثال ہے آپ نے اسلامی نظام حکومت میں عدل کو بنیادی حیثیت دی اور سب کو قانون کے سامنے برابر رکھا۔
اس لیے تمام اسلامی ممالک کو عرب لیگ اور او آئی سی اور جیسی تنظیموں کو مزید مضبوط بنا کر ایک مؤثر اسلامی بلاک معرضِ وجود میں لایا جائے۔

(۳) معاشرتی مسائل:

امتِ مسلمہ کے زوال سے اسلامی معاشرتی نظام بھی زوال پذیر ہوا۔ غیر اسلامی نظریات مسلمانوں میں رواج پا گئے۔ جس سے متعدد معاشرتی مسائل اور پریشانیاں عالم اسلام میں پیدا ہو گئیں۔ یہ پریشانیاں دو اسباب سے پیدا ہوئیں اول غربت و افلاس

حدیث کی رو سے جس کا مفہوم یہ ہے:
"قریب ہے کہ فقر اور افلاس کفر تک پہنچ جائے"

چنانچہ غربت کی وجہ سے بددیانتی، سمگلنگ، چوری، ڈکیتی اور بدکاری نے مسلم معاشرہ میں راہ پائی پھر بعض مسلم ممالک میں دولت کی فراوانی اور مال کی کثرت نے معاشرتی مفاسد کو جنم دیا۔ محنت کی جگہ راحت، جہاد کی جگہ عیش و عشرت اور جدوجہد کی جگہ سہل پسندی اور آرام طلبی نے لے لی دولت کی کثرت نے غریب میں باہمی بغض، حسد، نفرت اور حقارت نے جنم لیا۔ جب اسلامی اخوت کا رشتہ ختم ہو تو ملک سے عدل و انصاف بھی ختم ہو گیا۔

حل:

ان مشکلات اور برائیوں کا حل یہ ہے کہ اخوت، مساوات، سادگی، محنت اور دیانت کی اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اور اسلام ہمیں مال خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ پیسے کی فراوانی مال صرف امیر کے پاس ہی نہ رہے غریب بھی اس میں شامل ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔
جس کا مفہوم یہ ہے:

"اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حق تھا"

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے۔
جس کا مفہوم یہ ہے:

"بے شک مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرواؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو۔"

تعلیمی مسائل: تعلیمی میدان میں بھی ہمیں متعدد مسائل کا سامنا ہے مسلم ممالک میں شرح خواندگی کی کمی ہے بے مقصد اور جن کا نظام تعلیم ہر سطح پر دوعملی اور غیر ملکی زبانوں کا تسلط اور ناقص نظام امتحان وغیرہ۔ ہر سطح پر تعلیم میں دوعملی ہے اگر ایک طرف دینی مدارس اور جدید تعلیم اداروں میں اختلاف ہے تو دوسری طرف اردو میڈیم اور انگلش میڈیم کا مسئلہ ہے غریب اور امیر کے لیے تعلیم ادارے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور فارغ طلبہ کے لیے کوئی روزگار نہیں ہے اور نہ معقول انتظام ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارا قابل ذہن بچہ یورپ اور امریکہ کا رخ کرتا ہے۔

حل:

یہ سنگین اور سنجیدہ مسائل ہیں جو عالم اسلام کے لیے فوری
حل کے متقاضی ہیں اس لیے علم کو صرف ایک پیشہ یا ڈگری
تک نہ محدود رکھا جائے بلکہ اس کا مقصد انسان کی شخصیت،
اخلاق اور کردار کی تعمیر ہو۔ اور تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا
جائے اور غریب و امیر سب کے لیے یکساں تعلیمی مواقع فراہم
کیے جائیں۔ اور تعلیمی نظام اسلامی ہونا چاہیے جس سے ایک
انسان با اخلاق، باشعور اور خدمت گزار انسان تیار کرنا
ہے جو دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو۔

نتیجہ:

قرآن ہمیں یہ تمام رہنمائیاں دیتا ہے کہ مشکل وقت
کو کس طرح عبور کیا جاتا ہے۔ مسلم امہ کے لیے ضروری ہے کہ
اپنے مسائل کی اصلاح کرے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل
کرے یہ صرف اس وقت ممکن ہے جب ہم ایمان، اتحاد
اور اصلاح کے بنیادی اصولوں پر قائم رہیں تب ہی امت
ان مشکل حالات سے نکل کر امن، ترقی اور اتحاد کے ساتھ
آگے بڑھ سکتی ہے۔ اور دنیا میں اپنی کھوئی ہوئی عظمت
دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور قرآن و سنت ہی ہے جو ہر
دور اور ہر حالت میں ہمیں مشکلات سے نکلنے کا راستہ دکھاتا
ہے۔